روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ یکم نومبر 2014ء 7 محرم 1436 ہجری یکم نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 248

صلح کرانے کی پیشگوئی

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن بن علیؓ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلح باب قول النبی للحسن حدیث نمبر2505)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است

خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

ترجمہ:- میری جان ودل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 97)

اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الھدیٰ تھے اور وہ بلا شبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15ص 364)

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔(ترجمہ عربی عبارت سرالخلافہ- روحانی خزائن جلد 8ص 353)

امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 336)

عشرہ وقف جدید

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر مورخہ 14 تا 23 نومبر 2014ء وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ اس لئے امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے درخواست ہے کہ

☆ عشرہ وقف جدید جمعۃ المبارک سے شروع ہوگا اس لئے 14 نومبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض ومقاصد اور اہمیت پر دیا جائے۔

☆ خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم وتربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام 'امداد مراکز نگر پارکر' ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

مشعلِ راہ

شیطان سے بچنے کیلئے خدا کی طرف جھکو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

جب انسان نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ دنیا سے بے رغبتی دکھانے کی کوشش کرتا ہے، اپنے مال کو دین اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان بھی اپنا کام دکھاتا ہے اور اسے نیکی کے کام کرنے سے روکتا رہتا ہے۔ مختلف قسم کے حرص اور لالچ دے کر انسان کو اکساتا رہتا ہے۔ اور اگر مومن اللہ کے حضور نہ جھکے، اس سے اس کا فضل نہ مانگے کیونکہ نیکیوں کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے تو شیطان سے بچنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ شیطان سے بچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر شیطان سے بچاتا رہے کیونکہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آئے تو پھر تو شیطان اپنے کامیاب حملے کرتا چلا جائے گا، یہی خیال دل میں ڈالے گا کہ تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا پڑی ہوئی ہے کہ دین کے لئے خرچ کرو۔ تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا ضرورت ہے کہ انسانیت کی خدمت کے لئے لگائے رکھو۔ تو اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ جب شیطان ایسے حملے کر رہا ہو تو اس کے جال میں نہ پھنس جانا۔ یاد رکھو اگر تم اس کے جال میں پھنس گئے تو پھر دھوکے میں آتے چلے جاؤ گے اور اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اس سے بچتے رہو جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا (۔)

(سورۃ فاطر آیت:6)

کہ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور اللہ کے بارے میں تمہیں سخت فریبی یعنی شیطان ہرگز فریب نہ دے سکے۔

پھر فرمایا کہ یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے جو شیطان کے قدموں پہ چلنے والوں کو ضرور پکڑے گا۔ اور اس سے بچنے والوں، اپنے حضور جھکنے والوں کو ضرور پناہ دے گا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ اللہ کے حضور جھکتے رہو اور کبھی بھی شیطان کے دھوکے میں نہ آؤ۔ تمہارے مال کی تمہارے عہدے کی، یا تمہارے خاندان کی بڑائی اور اس کی چمک دکھا کر شیطان تمہیں نیک کاموں کے کرنے سے روک سکتا ہے۔ تمہارے دل میں وسوسے پیدا کر سکتا ہے، عہدیداروں کے خلاف، نظام جماعت کے خلاف تمہارے دل میں بغاوت یا تکبر پیدا کر سکتا ہے اس لئے یاد رکھو کہ جتنا بڑا مقام اللہ تعالیٰ تمہیں دے، جتنی زیادہ دولت اللہ تعالیٰ تمہیں دے، اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور شیطان سے بچنے کے لئے اس کی پناہ مانگو۔ ورنہ شیطان تمہیں اپنے فریب میں گرفتار کر لے گا اور تم اپنی دنیا و آخرت گنوا بیٹھو گے۔ (روزنامہ الفضل 3/ اگست 2004ء)

درود پاک کثرت سے

یہ اک حسرت پرانی ہے، اسی خواہش پہ جینا ہے
سبو ساغر اٹھا لاؤ! شہادت جام پینا ہے

مرے رہبر کا فرماں ہے، سنو تم اے جہاں والو!
درود پاک کثرت سے، محرم کا مہینہ ہے

یزیدی طاقتیں اک دِن خود اپنے سر کو پھوڑیں گی
محبت آل سے کر لو کہ یہ جنت کا زینہ ہے

ذرا سا بغض بھی رکھا حسینؓ ابن علیؑ سے جو
ہے موجب سلب ایماں کا، یہ اک واضح قرینہ ہے

وہ طاہر بھی، مطہر بھی وہ سردار عدن بھی ہے
جو مہدی نے بیاں کی ہے کسی نے بھی کہی نہ ہے

وہ جو باطل کے حامی ہیں وہ کوڑی سے بھی کم تر ہیں
ہاں جس نے حق کو پہچانا وہی بس اب نگینہ ہے

نہ طوفانوں سے ڈرتے ہیں نہ ہی خائف ہیں موجوں سے
خدا اس کا محافظ ہے، محمدؐ کا سفینہ ہے

تجھی سے ہے وجود اپنا، تجھی پہ جان قرباں ہے
جو تجھ سے ہٹ کے جینا ہے، بھلا کوئی یہ جینا ہے

محمدؐ کے چراغوں کی وفا سے لو بڑھائیں گے
مگر سب کچھ دعاؤں سے اگرچہ زخمی سینہ ہے

خدا والے خدا سے ہیں زمانے کا گلہ کرتے
یہ کیسا شور ہے، دنیا کا کس نے امن چھینا ہے

فرازؔ اس در پہ جھک جائیں، اسی سے ہم اماں مانگیں!
وہاں پہ ''ہاں'' سدا یارو! وہاں پر ''ناں'' کبھی نہ ہے

اطہر حفیظ فرازؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

رفیق حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت ڈاکٹر پیر رحمت علی صاحب

(قسط دوم آخر)

آپ حضرت اقدس کے عاشق صادق تھے، حضرت اقدس کی محبت کی وجہ سے ہر لحظہ قادیان جانے کا سوچنا اور پھر عملاً اس سوچ کو بار بار پورا بھی کرنا یہ آپ کی خاصیت تھی۔ اسی طرح حضرت اقدس کی تعلیمات پر بھی پوری طرح کاربند رہنے کی کوشش کرتے۔ حضرت منشی محمد افضل خان صاحب بیان کرتے ہیں:

''میں افریقہ میں تھا اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب اور منشی محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار وغیرہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت اقدس کا ایک اشتہار اپنی جماعت کو تنبیہ کے عنوان سے پہنچا جس میں حضرت اقدس نے حقہ نوشی کی مجلسوں میں شریک ہونے والوں سے اظہار رنج فرمایا ہوا تھا۔ ڈاکٹر رحمت علی صاحب اور منشی محمد ابراہیم صاحب کو حقہ نوشی کی سخت عادت تھی مگر اس اشتہار کو پڑھ کر ہر دو صاحبوں نے عزم مصمم کر لیا کہ اب حقہ کشی نہ کریں گے چنانچہ وہ دن اور آج کی گھڑی کہ پھر یہ صاحب حقہ کے نزدیک نہیں گئے۔''

(البدر یکم فروری 1904ء صفحہ 10 کالم 1)

آپ کا پیشہ طبابت تھا، اپنے پیشہ کے لحاظ سے بھی آپ کو ہندوستان میں اور افریقہ میں خدمت انسانی کی توفیق ملی۔ آپ کی حسن خدمات کے اعتراف میں ایک انگریز فوجی افسر نے صومالیہ کے شہر Burco سے آپ کے متعلق درج ذیل تحریر لکھی:

کیمپ برکو

6-اگست 1903ء

رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری کے ساتھ نومبر 1902ء سے جولائی 1903ء تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے اس کی خدمات کا اعتراف کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے، وہ ہر طرح سے اپنے کام میں قابل قدر تسلی اور تشفی دے چکا ہے اور اس کے پیشہ اور سلوک نے تمام آدمیوں کو گرویدہ بنالیا ہے اور ہم افسران اس کی نسبت ایک اعلیٰ حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کی علیحدگی پر متاسف ہیں۔ وہ عرصہ دراز سے ان اطراف میں مختلف جگہ کام کرتا رہا ہے اور وہ مستحق ہے کہ اس کو وہ آرام دیا جائے جس کو اس نے بڑی محنت سے کمایا ہے۔ وہ کسی سول ملازمت کا اب خواہشمند ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاوے گا اور میں بڑے وثوق سے اعلیٰ حضور قیصر ہند کے کونسل جنرل کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔

دستخط جی ڈبلیو رالنسن

مینیجر سابق کمانڈٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری

اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا ارادہ تھا کہ اس سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر کوئی ایسی ملازمت اختیار کریں جس میں تعیناتی ہندوستان میں ہی ہو اور آپ حضرت اقدس سے دور نہ ہوں لیکن افسوس کہ آپ کے یہ نیک ارادے پورے نہ ہوئے اور صومالیہ میں اسی جنگی مہم کے دوران آپ کی وفات ہوگئی۔ آپ نے 10 جنوری 1904ء کو سمالی لینڈ (صومالیہ) میں ایک جنگی مہم میں جو تاریخ میں Somaliland Campaign کے نام سے مشہور ہے، اپنی ڈاکٹری خدمات سرانجام دیتے ہوئے دشمن کے ایک وار کے نتیجے میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ آپ کی وفات کی خبر سب سے پہلے پیسہ اخبار میں صومالیہ کے جنگی حالات کی تفصیل میں چھپی لیکن یہ ابھی تک واضح نہیں تھا کہ وفات پانے والے ''رحمت علی'' آپ ہی ہیں یا اور کوئی رحمت علی فوت ہوگئے ہیں لیکن چونکہ آپ بھی اسی مہم میں شامل تھے اس لیے اس خبر کے شائع ہوتے ہی احمدی احباب میں ایک تشویش کی لہر دوڑ گئی، اخبار الحکم نے پیسہ اخبار کی خبر کی بنیاد پر لکھا:

''ناظرین الحکم ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کے نام نامی سے خوب واقف ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اس سلسلہ میں ایک عالی ہمت اور مستعد نوجوان تھے، افریقہ میں رہ کر انھوں نے اپنے قابل فخر نمونہ سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں ہزاروں روپیہ فراہم کر کے بھیجے۔ ڈاکٹر صاحب اب سمالی لینڈ گئے ہوئے تھے اور وہاں دیوانہ ملا (نوٹ: دیوانہ مُلّا سے مراد محمد عبداللہ حسن ہیں جنھوں نے صومالیہ میں انگریزوں کے خلاف لڑائی کی اور اسی مخالفانہ کارروائیوں کی وجہ سے انگریزوں نے اسے Mad Mullah یعنی دیوانہ ملّا کا لقب دیا۔ ناقل) سومالی لینڈ سے جو معرکہ ہو رہا ہے، اس معرکہ میں ان کی خدمات لی گئی تھیں۔ 23 جنوری 1904ء کے روزانہ پیسہ اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بھالے کی ضرب سے اس جنگ میں کام آئے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے کہ یہ وہی ڈاکٹر رحمت علی احمدی ہیں یا کوئی اور ہیں، جہاں تک پتا چلا ہے یہ نام ہمارے ہی مخدوم ڈاکٹر صاحب کا بتایا جاتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس وفاداری اور فرماں پذیری کا کامل نمونہ دکھایا ہے جو ان کو ان کے امام و پیشوا کی طرف سے گورنمنٹ کے لیے سکھائی جاتی ہے۔

......ڈاکٹر صاحب نے تھوڑے سے عرصہ میں قابل رشک روحانی ترقی کی تھی۔''

(الحکم 31 جنوری 1904ء صفحہ 4,3)

جلد ہی اس خبر کی تصدیق آ گئی کہ وفات پانے والے رحمت علی کوئی اور نہیں بلکہ احمدیت کے سپوت حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب ہی تھے۔ اس افسوس ناک خبر نے نہ صرف آپ کے خاندان کو بلکہ تمام احمدی جماعت کو سوگوار کر دیا۔ آپ کی وفات پر آپ کے افریقہ کے زمانے کے قریبی دوست حضرت بابو محمد افضل خان صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے ''مرحوم رحمت علی احمدی'' کے عنوان سے اخبار بدر کا 18 صفحاتی ضمیمہ شائع کیا جس میں آپ کے متعلق حضرت اقدس کے تعزیتی کلمات، حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کے مضمون کے علاوہ بعض اور مضامین شائع کیے۔ آپ کی وفات پر حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:

''وہ واقعی قابل تعریف آدمی تھے اور ایک نمونہ تھے، اخلاص اور محبت سے پُر تھے، تقویٰ بھی ان میں تھا اور نور سے ان کا منہ چمکتا تھا۔ **حقیقت میں ایک آدمی ایسا فوت ہوا ہے کہ بظاہر اس جیسا پیدا ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے،** ایسے اخلاص اور محبت والے جماعت میں کم ہیں۔ خدا تعالیٰ قادر ہے اس کی جناب میں کمی نہیں وہ اور کسی طور سے اس نقصان کو پورا کر دے گا۔ فرمایا 15 یا 20 دن یا شاید ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے مجھے الہام ہوا تھا ایک وارث احمدی فوت ہو گیا۔''

(ضمیمہ اخبار بدر 8 فروری 1904ء صفحہ 2,3)

آپ کے چھوٹے بھائی حضرت حافظ روشن علی صاحب نے قادیان میں حضرت اقدس سے گھر جانے کی رخصت طلب کی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:

''درحقیقت مجھے بھی ان کے فوت ہونے سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے، ایسا نیک بخت، مخلص اور عالی ہمت جوان ہم سے جدا ہو گیا، ہزاروں میں سے کوئی اس کی مانند ہوگا لیکن تقدیر الٰہی سے کیا چارہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت ایسی ہوتی جو پہلے مجھے خبر ہوتی تو میں دعا کرتا مگر یہ ناگہانی امر ہے چاہیے کہ تمام عزیز خدا تعالےٰ کے فضل پر صبر کریں کہ صبر کا بہت اجر ہے اور آپ کو اجازت ہے کہ آپ چلے جاویں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

21 فروری 1904ء''

(ضمیمہ اخبار بدر 8 فروری 1904ء صفحہ 3)

آپ کی وفات پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ''ہمارے عزیز بھائی رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ شہید ہو گئے'' عنوان کے تحت لکھا:

''کئی دنوں سے پیسہ اخبار میں اس خبر کے اشتہار نے شہید مذکور کے دوستوں اور رشتہ داروں کو نعل در آتش کر رکھا تھا اور وہ امید و وہم کی حالت میں اس خبر کے صدق و کذب کی تحقیق میں مصروف تھے مگر عادتاً امید کی طرف زیادہ ترمیلان تھا۔

آج ہمارے عزیز دوست سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج سول ڈسپنسری بربرا سمالی لینڈ کے خط سے امید کی کمر بالکل ٹوٹ گئی اور ہمارے دلوں کو اس بات پر یقین کرنے کا ناگوار اور تلخ پیالہ پینا پڑا ہے......۔

شہید کی زندگی اگرچہ اس قدر مختصر ہے کہ طفولیت اور اُٹھتی ہوئی جوانی کے جوشوں کے وقت کو اگر اُس میں سے منہا کر دیا جائے تو بہت ہی کم وہ حصہ رہ جاتا ہے جسے دنیا کے پُر آشوب اور پُر فتن اور پُر امتحان میدان میں تگا پو کرنے کا وقت کہا جاتا ہے مگر 27 یا 28 برس کی تھوڑی سی زندگی میں اُن سے وہ کام ظہور میں آئے جو بڑی لمبی عمر اور دراز مجاہدوں اور ریاضتوں کے بعد بھی بہت ہی تھوڑے لوگوں کے ہاتھوں سے نکلا کرتے ہیں۔ مرحوم مغفور پرلے درجے کے متقی تھے، انھیں جمعیت باطن، سکینت اور ورع اس درجہ کی حاصل تھی کہ اُن سے گہری واقفیت رکھنے والے اُن کی ولایت کے صدق دل سے قائل تھے۔ عین آغاز شباب میں جو جذبات اور شہوات کے خوفناک جوشوں کا زمانہ ہوتا ہے وہ مشرقی افریقہ میں کئی سال تک رہے، تنخواہ معقول، پوری آزادی، نہ بزرگوں کا سایہ سر پر، نہ اقرباء کی رعب ناک تصویر آنکھوں کے سامنے۔ ایسے اوقات اور ایسے میدانوں میں جہاں بہتوں نے جان اور ایمان کے کیسے خالی کر دیے، جہاں اکثر آب آتشین کی پُر زور رَو کے آگے بہہ نکل کر عدم کے سمندر میں جا پہنچے اور بہتیرے دوسرے رنگوں کے فسق و فجور میں مبتلا ہو کر نقد جان و ایمان کھو بیٹھے وہاں ہمارے پیارے اور مالوف رحمت علی نے زہد، ورع، تقویٰ، طہارت اور ایمان باللہ کا وہ نمونہ دکھایا جو ہم سلسلہ احمدیہ کے بزرگ اور مشہور راستبازوں اور گزشتہ پاکبازوں کے سوا کسی مذہب اور مشرب کے برتاؤ پیر میں نہیں پاتے۔ ان کی پاک اور متقیانہ زندگی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جہاں جہاں وہ رہے محض اُن کی چال چلن کو دیکھ کر بہت سے لوگوں نے خدا تعالیٰ کے سچے خلیفہ مسیح موعود و مہدی مسعود کو شناخت کر لیا۔ یہ بالکل صحیح اور حق بات ہے کہ رحمت علی مصفا آئینہ تھے حضرت مرسل کے چہرہ مبارک کے دیدار کے لئے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں حضرت علیؓ کو کہ ایک دل بھی تیرے ذریعہ سے سدھر جائے تو تجھے سرخ اونٹوں سے بہتر خیال کرنا چاہئے، مغفور رحمت علی کے ہاتھ سے بہت سی جانیں اس لعنت ابدی سے بچ گئیں جو مسیح موعود مہدی کے انکار اور کفر کے سبب سے نازل ہوتی ہے، میری طرف کئی دوستوں نے خطوط میں لکھا ہے کہ رحمت علی کے طفیل سے اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت نصیب ہوئی کہ ہم سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ یہ بات صحیح ہے کہ بعض فطرتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مادہ جذب رکھا ہوتا ہے جو انبیاء و مامورین کی جبلت میں مفطور ہوتا ہے، وہ جہاں ہوتے ہیں اکیلے اور مہجور رہ نہیں سکتے، وہ ضرور ایک جماعت بنا لیتے ہیں، وہ اس قندیل کی طرح ہوتے ہیں جسے موسم برسات میں

روشن کرنے سے ہزاروں پروانے اِدھر اُدھر سے اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ہمارے عزیز مرحوم رحمت علی ایسے لوگوں میں سے ایک تھے، ...... اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے اور ہمارے سلسلہ احمدیہ کے منجانب اللہ ہونے کی بینظیر دلیل ہے کہ اس طرح کی قوت قدسی ہماری جماعت کے اکثر احباب میں پائی جاتی ہے، بہتوں نے ان کے ہاتھوں پر اُن کی سیرت کے مطالعہ کے بعد اپنی ناپاک زندگی سے توبہ کی اور سچے تائب اور متقی بن گئے......۔

ہماری جماعت کے نوجوانوں کے لئے ڈاکٹر رحمت علی شہید زندہ سبق چھوڑ گئے ہیں، خدا تعالیٰ منہ کی چالاکیوں اور لفاظیوں کا شیدا و شیفتہ نہیں ہوتا اس کی لطیف نگاہ دلوں کی تہہ تک جاتی ہے......۔

اب میں چاہتا ہوں کہ پیارے رحمت علی کا آخری خط جو میرے نام آیا شائع کروں اس سے ان کے اخلاص اور توجہ کا ثبوت ملتا ہے جو انھیں خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی شاخوں کی طرف تھی ......۔

مخدوم مکرم بندہ حضرت مولوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل الحکم کے ذریعہ مدرسہ کے متعلق حضرت کا حکم عالی پہنچا جس کے پڑھنے سے بدن کانپ اُٹھا، میں اُن بدبختوں میں سے ہوں جو بسبب چند مشکلات (جن کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو یہاں آکر دیکھے) اپنا مقرر کردہ ماہوار چندہ برابر نہیں بھیجتا رہا اس لئے حضور کی خدمت عالی میں بھی عرض ہے کہ جناب اس نابکار کو براہ مہربانی اطلاع بخشیں کہ سکول و کالج میں 1902ء و 1903ء میں میری طرف سے کس قدر روپیہ پہنچا ہے تا کہ جو کمی اس میں ہو وہ جس وقت موقع ملے پوری کر سکوں۔ میری طرف سے پانچ روپیہ ماہوار کے حساب سے دو سال میں ایک سو بیس روپیہ ہونے چاہئیں، میں وقتاً فوقتاً کچھ روپیہ بھیجتا رہا ہوں جس کا حساب میرے پاس نہیں اس لئے آپ اگر حساب سے اطلاع بخش سکیں تو ایک سو بیس میں سے جو کمی ہو وہ پوری کر دی جاوے۔

آخر دسمبر میں پھر لڑائی پر جانا ہے اس دفعہ ایک سخت فیصلہ کن جنگ کی امید ہے مُلّا یہاں سے نزدیک قریباً کئی ہزار فوج کے ہمراہ پڑا ہے۔

خاکسار رحمت علی 23 دسمبر 1903ء

(الحکم 17 فروری 1904ء صفحہ 5,6)

اسی جنگ میں شامل ایک اور احمدی دوست حضرت ممتاز علی خان صاحب نے صومالیہ کے شہر بربرا (Berbera) سے آپ کی شہادت کے اصل حالات قادیان بھجوائے اور لکھا:

''یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ 10 جنوری کے جدبالی لڑائی میں (جس میں عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب جمن خان صاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ...... ہوئے۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی لینڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپ کے شکم میں گولی لگی، کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے ...... بعدہٗ ...... دشمن نے بھالوں سے ہلاک کیا......۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لیفٹیننٹ یورپین بھی وہاں ہی مارا گیا۔ لڑائی 11 بجے تک ہوتی رہی۔ ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لا کر دفن کریں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر جمن خان صاحب نے اپنے افسروں کو کہہ کر نعش منگانے کی کوشش کی، میں نے اپنے افسروں سے کہہ کر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہنچایا آخرش ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی مگر افسوس کہ وہاں پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے، آپ کی وفات حسرت آیات البدر و الحکم میں شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کی جاوے تو از حد عنایت ہوگی ...... اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرماویں۔ حضرت اقدس کی خدمت میں دعائے مغفرت کے لئے عرض کریں۔ زیادہ نیاز

یکے از عاجزان خاکسار ممتاز علی خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ از بربرا''

(البدر 16 فروری 1904ء صفحہ 7)

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے اخلاق و اوصاف کے متعلق احمدی دوستوں نے جو باتیں بیان کی ہیں اُن میں سے چند ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

حضرت بابو محمد افضل خان صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''مرحوم کا اس سلسلہ میں داخل ہو جانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئیں اور جو کیل اور پُرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام میں لگ گیا......۔

......ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے مشیت ایزدی سے افریقہ میں جاں دے کر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔''

(البدر 16 فروری 1904ء صفحہ 8 کالم 1,2)

مکرم سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سول ہسپتال بربرا نے لکھا:

''ڈاکٹر رحمت علی کو شاید جماعت احمدی کے کل بھائی جانتے ہیں چنانچہ جماعت افریقہ تو ان کو ماں باپ کے تعلق سے بھی زیادہ عزیز جانتے تھے کیونکہ اس دور خطہ میں انھوں نے ہی پہلے ہماری احمدی جماعت کا بیج بویا، یہاں پر انہی کے طفیل سے جماعت احمدی کھڑی ہوئی۔ ان کی بردباری، حلیم مزاجی، خشیت اللہ و زہد ہر ایک ان سے آدمیوں کے لئے ایک نمونہ تھی۔ باوجود اتنی لڑائی کے وہ اپنے آقا کے حکم پہنچانے اور خطوط کا جواب دینے اور اپنے حکم خدا کے بجالانے میں کبھی طبیعت میں کسل نہ لاتے تھے۔

وہ شخص فدائے قوم تھا اور اس کے دل میں تمنا تھی کہ کوئی وقت (دین حق) کا بول بالا دیکھے......۔''

(الحکم 17 فروری 1904ء صفحہ 6 کالم 3)

اپنے ایک اور خط میں ہی حضرت سید جلال صاحب لکھتے ہیں:

''وہ نوجوان واقعی نور قلب سے معمور، دین کا سخت دلسوز اور جان توڑ کوشش کرنے والا تھا، ان کے حسن اکرام کو کہاں تک بیان کروں، کسی کے قرضہ میں بطور ہمدردی ہاتھ بٹانے میں شریک تھے، کسی کے نام اخبار جاری کرانے، کتب دینے، کسی کو نقد روپے دینے میں، کسی سے جوان مردانہ بحث کرنے میں اور جس جگہ گئے ہر دلعزیزی پیدا کی۔ یہاں تک ان کا اندرونی تقویٰ مشہور تھا سمالی (مراد صومالی لوگ۔ ناقل) اکثر نماز کے پابند ہیں لیکن ان کو اوداد یعنی مُلّا کا لقب ...... ان کی ان لڑائی کی تکالیف میں نماز کی پابندی کی وجہ سے دے رکھا تھا اور وہ سمالیوں میں اسی نام سے مشہور تھے۔ ایک دفعہ ان کے افسر کپتان ڈاکٹر مارکلے نے ایک دفعہ ان کو کہا کہ اگر ہم اتنی عبادت کریں تو بہشت میں جانے کے لئے خدا کی اجازت بھی نہ مانگیں۔ وہ اکثر صاحب کشف بھی تھے عموماً پہلے سے ان کو بھی خوابیں آجاتی تھیں، بسا اوقات انھوں نے پہلے سے کہہ دیا تھا کہ یہ امر مجھ کو خواب میں ایسا دکھایا گیا وہ ایسا ہی ہوتا تھا......۔''

(ضمیمہ اخبار بدر 8 فروری 1904ء صفحہ 18)

رحمت علی کے واسطے دل بے قرار ہے
اک آگ سی لگی ہے بڑا اضطرار ہے
کوئی نہیں جو درد کا درمان آ کرے
مجھ سے جدا ہوا وہ مرا دوستدار ہے
وہ باغ جس میں پھولے ہوئے تھے ہزاروں پھول
آنکھوں سے میرے دیکھیے اک لالہ زار ہے
آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
میرا بھی ایک پھول خزاں کا شکار ہے
ایسا کریم دوست ملے گا نہ عمر بھر
جس کا خدا کی راہ میں سر بھی نثار ہے
بھالے کا زخم سنتے ہی دل ٹکڑے ہو گیا
مظلوم ہونا اس سے ترا آشکار ہے
کر کر کے یاد روتے ہیں ہم تیری خوبیاں
بس اس طرح گزرتا یہ لیل و نہار ہے
صبر جمیل کیوں نہ کروں جبکہ میرا دوست
تابع رسول پاک کا، پرہیزگار ہے

(بدر 24 فروری 1904ء صفحہ 7۔ نظم کے ساتھ شاعر کا نام نہیں صرف احمدی گجراتی درج ہے لیکن رسالہ ''فرقان'' دسمبر 1960ء صفحہ 56,57 پر حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ اُس زمانے میں یہ نظم انہوں نے لکھی تھی۔)

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت بیگم بی بی صاحبہ تھا جو حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کی بہن تھیں۔ آپ 1885ء میں پیدا ہوئیں 1899ء میں بیعت کی۔ اپنے خاوند کی وفات (1904ء) کے بعد ساری زندگی صبر اور حوصلے کے ساتھ گزاری۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ (وصیت نمبر 2670) تھیں، آپ نے 26 اگست 1948ء کو وفات پائی اور کیمبل پور (موجودہ اٹک) میں دفن ہوئیں، آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگا ہوا ہے۔

آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد اسلم صاحب تھیں جو 1903ء میں پیدا ہوئیں (پیدائشی احمدی تھیں) اور 11 جون 1972ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا کر بوجہ موصیہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ ان کی اولاد میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے مکرم محمد اکرم صاحب کراچی اور مکرم محمد اشرف ایم ایس سی سابق ٹیچر نصرت جہاں نائیجیریا تھے۔

☆..........☆..........☆

بقیہ از صفحہ 6۔ تربیت اولاد

بچانا چاہتے، تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور (-) پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ گویا تمہیں (-) کے لئے کچھ غیرت نہیں نبی کریم ﷺ کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

الغرض بچے تو معصوم ہوتے ہیں، انہیں نہایت محبت و پیار سے سمجھا کر، قائل کر کے راہِ راست پر گامزن کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ جو والدین کا ایسا فرض ہے جس میں لذت بھی ہے، راحت بھی ہے اور روشن مستقبل بھی ہے۔ جب تمام والدین اس ذمہ داری کو سمجھ جائیں گے تو ہمارا معاشرہ ایک جنت نظیر معاشرہ بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اخلاقِ فاضلہ سیکھیں۔ ان کے اندر دنیا کو فتح کرنے والا اعلیٰ کردار پیدا ہو اور احساسِ کمتری ان کے دل سے مٹ جائے۔ ان کو اس بات کا یقین ہو کہ وہ ایک اچھے معاشرہ کے محافظ ہیں اور دنیا کو اچھی قدریں دینے کے لئے نکلے ہیں۔ اُن کو یہ بھی پتہ ہو کہ وہ دنیا کے رہنما بننے والے ہیں۔ دنیا سے جھوٹ اور جھوٹی عزتیں مٹا کر انہوں نے ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں داخل کرنا ہے۔ ہماری نسلیں صحیح تعلیم و تربیت پا کر بڑی ہو رہی ہوں اور دنیا کی خدمت و رہنمائی کی عظیم ذمہ داریوں کو کماحقہٗ اٹھانے والی ہوں۔

☆..........☆..........☆

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

تربیت اولاد کے سنہری اصول

نیکی اور دین کی باتیں سکھانے کے لئے میانہ روی اور مداومت اختیار کرنا

تمام والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد نیک اور تربیت یافتہ ہوتا وہ جسمانی لحاظ سے بھی متقیوں کا امام شمار ہو۔ اس اعلیٰ مقصد میں کامیابی کے حصول کے لئے اولاً ضروری ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہو کہ تربیت کہتے کس کو ہیں اور وہ کون سی خوبیاں اور علامات ہیں جن کی کسی بچہ میں موجودگی سے ہم اس بچہ کو تربیت یافتہ بچہ کہہ سکیں۔ اس بنیادی مضمون کو حضرت مصلح موعود نے خوب کھول کر بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہی بچہ تربیت یافتہ کہلائے گا جس میں درج ذیل باتیں پائی جاتی ہوں۔

1۔ ذاتی طور پر با اخلاق ہو اور اس میں روحانیت ہو۔ یعنی وہ بچہ بڑا ہو تو امورِ شرعیہ کی لفظاً و عملاً و عقیدتاً پابندی کرے۔ اس کی قوتِ ارادی مضبوط ہو تا آئندہ فتنہ میں نہ پڑے۔ وہ اپنی ضروریاتِ زندگی کا خیال رکھنے والا ہو اور اپنی جان بچانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ اسی طرح اپنے اموال و جائیداد کو بچانے کی قابلیت رکھتا ہو اور اس کے لئے کوشش بھی کر سکے۔

2۔ دوسروں کو بھی با اخلاق بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ یعنی اخلاق کا اچھا نمونہ پیش کرے۔ دوسروں کی تربیت میں حصہ لے۔ اپنے ذرائع اور وسائل کو ضائع نہ ہونے دے بلکہ انہیں اچھی طرح استعمال کرے جس سے جماعت و دین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

3۔ قانونِ سلسلہ کے مطابق چلنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ یعنی اپنی صحت کا خیال رکھنے والا ہو۔ جماعتی اموال اور حقوق کا محافظ ہو۔ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے دوسروں کے حقوق کو نقصان پہنچے۔ قومی جزاء اور سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔

4۔ اللہ تعالیٰ سے خالص محبت رکھتا ہو جو سب محبتوں پر غالب ہو۔ یعنی اسے کلامِ الٰہی کا شوق اور ادب ہو۔ اللہ تعالیٰ کا نام اسے ہر حالت میں مؤدب اور ساکن بنا دے۔ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے بکلی الگ ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت کی علامات اس کے وجود میں پائی جائیں۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 صفحہ 207)

ان اعلیٰ صفات کا حصول اور تربیت ایک دو دن کا کام نہیں بلکہ ایک جہد مسلسل کو چاہتا ہے اور جس دن ہم اس میں کامیاب ہو گئے۔ وہی دن ہمارے لئے حقیقی خوشی اور دائمی عید کا دن ہو گا۔ احمدی والدین کو معلوم ہونا چاہئے کہ بچوں کی تربیت سے متعلق ان پر کیا ذمہ داریاں ہیں جن کو ادا کر کے وہ اپنے بچوں کو عالمِ احمدیت اور معاشرہ کا مفید وجود بنا سکتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے والدین کی رہنمائی کے لئے تربیتِ اولاد کے جو دس سنہری گُر بیان فرمائے ہیں، اُن کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

1۔ دیندار بیوی کا انتخاب:

مرد دیندار اور با اخلاق عورتوں کے ساتھ اور عورتیں دیندار مردوں سے شادیاں کریں تا کہ نہ صرف ان کا گھر ان کی زندگیوں میں ان کے لئے جنت کا نمونہ بنے بلکہ اولاد کے لئے بھی نیک تربیت اور نیک نمونہ میسر آنے سے دائمی برکت کا دور قائم ہو جائے۔

2۔ نیک نمونہ:

تمام والدین خود دیندار بنیں۔ دین کا علم سیکھیں اور اس کے مطابق اپنا عمل بنائیں تا کہ وہ اپنے گھر کی چار دیواری میں دین کا چرچا قائم رکھنے، دین کی تعلیم دینے اور دین کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنے کے ذریعہ اپنے بچوں کی زندگیوں کو بچپن سے ہی دینداری اور نیکی کے رستہ پر ڈال سکیں۔ اچھی اولاد کے لئے اچھے والدین کا وجود بے حد ضروری ہے۔

3۔ ولادت کے ساتھ ہی تربیت کا آغاز:

بچوں کی تربیت کا آغاز ان کی ولادت کے ساتھ ہی شروع کر دینا چاہئے۔ اگرچہ بظاہر اس وقت بچے اپنے آنکھ کان وغیرہ اعضاء کو استعمال بھی نہ کر پا رہے ہوں لیکن والدین کو ان سے ایسا ہی برتاؤ کرنا چاہئے گویا کہ وہ بچے والدین کی ہر حرکت کو دیکھ رہے ہیں اور ہر بات کو سن رہے ہیں اور ہر بات کا اثر لے رہے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کے کان میں اذان دلا کر اسی نفسیاتی نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

4۔ ارکان ایمان:

والدین کا فرض ہے کہ بچپن سے ہی بچوں کے کانوں اور دلوں میں ارکانِ ایمان یعنی اللہ تعالیٰ، فرشتوں، اللہ کی کتابوں، رسولوں، یومِ آخرت اور تقدیرِ خیر و شر ڈالتے رہیں۔ جس کے لئے انہیں ایمان بالغیب کا فلسفہ سمجھانا ضروری ہے۔ جسے اس بات کی سمجھ آ گئی، بس وہ کامیاب ہو گیا۔ کیونکہ سارا معاملہ موت و حیات اسی کے گرد گھومتا ہے۔ اسی سے سارے روحانی معاملات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

5۔ نماز کی پابندی:

والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو بچپن سے ہی نماز کا پابند بنائیں، نماز کی روح اور حقیقت سکھائیں۔ کیونکہ عمل کی زندگی میں نماز خالق اور مخلوق کے درمیان کی وہ کڑی ہے جس سے دل کا چراغ روشن رہتا ہے اور انسان گویا روحانیت کی مخفی تاروں کے ذریعہ خدا کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنا دیتے اور ان کے دل میں نماز کی محبت اور شوق پیدا کر دیتے ہیں وہ ان کے دین کو ایسے کڑے کے ساتھ باندھ دیتے ہیں جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ ایسے بچے خدا کی گود میں آ جاتے ہیں۔ ایسے والدین اور خاص طور پر مائیں بچوں کے لئے ان کی جنت بناتی ہیں۔ جن بچوں کے ضائع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

☆ نماز اصلاح کی ضامن ہے:

اللہ تعالیٰ نماز کے ایک بہت بڑے فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے......(العنکبوت:46) کہ نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر۔ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’پس نماز با جماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز با جماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز با جماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز با جماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی ......کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز با جماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز با جماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے، خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز با جماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے، مگر وہ نماز با جماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 652)

6۔ انفاق فی سبیل اللہ کی عادت:

والدین کو چاہئے کہ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ اور اس کے دین کے لئے اپنے مال و جائیداد، وقت اور خدا داد طاقتیں اور صلاحیتیں خرچ کرنے کی عادت ڈالیں۔ ان میں یہ احساس بیدار اور زندہ کر دیں کہ ہر چیز جو ان کے پاس ہے دراصل وہ خدا کی ہی دین ہے خواہ وہ مال و دولت ہے یا دل و دماغ کی طاقتیں، علم ہے یا کوئی ہنر اور تجربہ اوقاتِ زندگی۔ ان سب چیزوں کو حسبِ توفیق خدا، جماعت اور خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے ضرور صرف کرنا ہے اور بچپن سے ہی انہیں اپنے ہاتھ سے چندہ دینے، غریبوں کی مدد کرنے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کریں نماز کے ساتھ ساتھ ان باتوں کا عادی ہونا تربیت کے لئے بے حد ضروری ہے۔ جس کے بغیر تربیت مکمل نہیں ہو سکتی۔

7۔ بچوں کو شرکِ خفی سے ہوشیار رکھیں:

والدین اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لئے اپنے بچوں کو ہمیشہ شرکِ خفی کے گڑھے میں گرنے سے ہوشیار رکھیں۔ دنیا کی ظاہری تدبیروں کو اختیار کرنے کے باوجود ان کا دل ہر وقت اس زندہ ایمان سے معمور رہنا چاہئے کہ ساری تدبیروں کے پیچھے خدا کا ہاتھ کام کرتا ہے اور صرف ’’وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے۔‘‘

8۔ بزرگوں کا احترام سکھایا جائے:

بچوں کو بچپن سے ہی والدین اور دیگر بڑوں اور بزرگوں کا ادب و احترام سکھایا جائے خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار، ہمسائے ہوں یا اجنبی۔ ادب مذہب کی جان ہے۔ ان کی بات ماننے، اطاعت کرنے اور ان کی خدمت کو سعادت جاننے کی تلقین کرتے رہنا چاہئے۔ اسی سے بچوں کی اچھی تربیت پہچانی جائے گی۔

9۔ سچ کی عادت:

احمدی والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں میں سچ بولنے کی عادت پیدا کریں کیونکہ وہی احمدیت کا مستقبل ہیں۔ صداقت تمام نیکیوں کا منبع جبکہ جھوٹ تمام بدیوں کا مولد ہے۔ سچ بولنے والا بچہ خدا کا پیارا، قوم کی زینت اور خاندان کا فخر ہوتا ہے۔ جبکہ قولِ زور سے بڑھ کر اخلاق میں پستی پیدا کرنے والی اور بدی کے ناپاک انڈوں کو سینے والی کوئی چیز نہیں۔

10۔ اولاد کے لئے دعا:

ماں باپ کو اپنے اوپر فرض کر لینا چاہئے کہ ہمیشہ اپنی اولاد کے لئے خدا کے حضور خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ وہ انہیں نیکی کے رستہ پر قائم رکھے اور دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

تربیت کے لئے چند بنیادی باتیں:

اسی طرح بچوں کی بچپن سے ہی تربیت کرنے

کے لئے والدین کی رہنمائی کے لئے چند بنیادی باتیں ذیل میں بیان کی جارہی ہیں جو والدین کے لئے رہنما اصول ہیں۔ جن پر عمل کے نتیجہ میں نسبتاً آسانی کے ساتھ تربیت یافتہ نسل تیار کی جاسکتی ہے۔

☆اپنے بچوں کو اپنے سے مانوس رکھیں:

بچپن سے ہی اپنے بچوں کو اپنی طرف مائل رکھیں اور اپنے ساتھ تعلق بڑھائیں اور انہیں وقت اور اہمیت دیں۔ اس طرح ان کی تربیت کرنا آسان رہے گا۔ کیونکہ وہ آپ کے ہاتھ اور اختیار میں ہی ہوں گے۔

☆محبت سے ان کے سوالات کا جواب دیں:

بچوں کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات اُٹھتے ہیں جن کا جواب انہیں نہایت تحمل سے دینا چاہئے اور یاد رکھیں کہ کوئی سوال چھوٹا نہیں ہوتا، اسے پوری توجہ دینی چاہئے اور بچے کے ذہن وشعور کے مطابق اسے اس کے سوال کا جواب دینا ضروری ہے۔

☆بلاوجہ سختی نہ کریں:

بچوں سے غلطیاں ہوجاتی ہیں، انہیں نظرانداز کرنا چاہئے سوائے اس کے کہ کوئی شرعی غلطی ہو۔ ایسے ہی اپنی مرضی ٹھونسنے یا نیکی کی تحریک میں بھی سختی نہیں چاہئے بلکہ نرمی اور حکمت سے اسے قائل کرنے کی کوشش میں ہی زیادہ اور دیرپا کامیابی ہوتی ہے۔

☆گھر میں انہیں پُرسکون ماحول دیں:

جب بچہ گھر سے باہر خوش رہے اور گھر میں اس کا دل نہ لگے تو یاد رکھو کہ یہ اس کے آپ کے ہاتھوں سے نکلنے کی پہلی علامت ہے۔ براہِ کرم اسی وقت اس بات کو نوٹ کریں اور گھر میں اس کی دلچسپی کے کچھ سامان کریں تاکہ وہ باہر سے گھر لوٹے تو سکون کی دنیا میں لوٹے، بے سکونی سے نکل کر اطمینان کی طرف آئے اور گھر میں آکر سکھ چین محسوس کرے۔

☆ان سے اچھائیوں اور برائیوں کے بارہ میں تبادلہ خیال کریں:

بچوں کے ساتھ بیٹھ کر انہیں اچھائیوں اور برائیوں کے فلسفہ سے آگاہ کریں۔ ان سے تبادلہ خیال کریں اور ان کے حسن وقبح سے آگاہی بخشیں۔

☆نیکیوں سے ذاتی لگاؤ پیدا کریں:

بچوں کا نیکیوں سے ذاتی لگاؤ پیدا کریں، تب وہ نیکیاں ان کی نیکیاں ہوں گی۔ اگر دباؤ کے نتیجہ میں وہ نیکیاں بجالا رہے ہوں گے تو اس دباؤ سے نکلتے ہی نیکیاں چھوڑ دیں گے۔ اور آپ سمجھیں گے کہ ایسا اچانک ہوگیا ہے حالانکہ ایسا اچانک نہیں ہوتا بلکہ وہ بیج ہی ان میں تاحال نہیں پھوٹا ہوتا۔ پس جب تک آپ کے بچے ذاتی لگاؤ اور محبت سے نیکیاں نہ بجالائیں آپ کو ہرگز مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔

☆عبادات کا فلسفہ سمجھائیں:

ایسے ہی عبادات ہیں، ان کے فلسفہ اور حکمت سے بچوں کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ تاکہ خدا کی محبت کے نتیجہ میں، اس کی عظمت وجبروت کو سلام کرنے اور اپنی عاجزی وکمزوری کے اظہار کے لئے وہ خدا کے حضور رکوع وسجود کررہے ہوں۔ جب اس عرفان کے ساتھ وہ عباداتِ الٰہی شروع کریں گے تو اس میں لذت پاکر اس پر دوام حاصل کرپائیں گے۔

☆تعلیم کے ساتھ تعلیم کا فلسفہ بھی سمجھائیں:

جو بات اور دینی تعلیم بچوں کو عمل کرنے کے لئے بتائی جائے ساتھ اگر اس کا فلسفہ اور غرض وغایت بیان کردی جائے تو بچے اسے آسانی سے علیٰ وجہ البصیرت اپنا سکتے ہیں۔ یہ بات ان کی نگرانی سے بھی مستغنی کردیتی ہے کیونکہ وہ خود اپنے نگران بن چکے ہوتے ہیں۔

☆رحمی رشتوں کا تقدس اور محبت پیدا کریں:

بچوں کو رحمی رشتوں کا تعارف کروانا پھر ان کے لئے حسب مراتب محبت واحترام دکھانا اور معاشرتی آداب بجالانا ضروری ہے۔ اس کے نتیجہ میں بچے ایک لڑی میں پروئے جاکر مضبوط مالا کا حصہ بن جاتے ہیں۔ یہ تعلق بچوں کی تربیت پر ایک گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

☆بچوں میں خود اعتمادی پیدا کریں:

خود اعتمادی ایک بہت بڑی طاقت ہے جس کے نتیجہ میں انسان پہاڑوں سے ٹکرا جاتا ہے۔ پس اپنے بچوں میں اس طاقت کو فروغ دیں جس کے نتیجہ میں وہ معاشرہ کا مفید اور کارآمد وجود بن سکیں گے۔

☆شکر کی عادت ڈالیں:

شکرگزار بندہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے۔ شکرگزار بندہ کے لئے ہی خدا نے انعام وازدیاد کا وعدہ کررکھا ہے۔ خدا اور انسان دونوں کا شکر واجب ہے۔ کیونکہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرپاتا۔ اسی شکرگزاری کے نتیجہ میں ہی انسان صبر، قناعت اور غنا کے اوصاف سے نوازا جاتا ہے اور خدا کی رضا کی راہوں کا مسافر بنتا ہے۔

☆بے مقصد فیشن سے بچائیں اور سمجھائیں:

فیشن ایک لعنت اور احساسِ کمتری کی علامت ہے، خواہ وہ کسی بھی صورت میں ہو۔ خواہ وہ فیشن سر کے بالوں یا داڑھی میں ہو، لباس یا لباس پر کارٹونوں کی صورت میں ہو، ذہنی غلامی کی دلیل ہے۔ بچوں کو سمجھانا چاہئے کہ یہی فیشن کچھ دن پہلے تک تو انتہائی ناپسندیدہ تھا جسے کوئی مفت میں بھی لینے کو تیار نہ تھا مگر آج ایک زرِکثیر خرچ کرکے حاصل کیا جارہا ہے۔ جس کے پیچھے اندھی تقلید کے علاوہ کچھ نہیں۔

☆محبت الٰہی:

محبتِ الٰہی کا پیدا ہونا تربیت اولاد کا ایک بنیادی ذریعہ ہے اور محبت الٰہی کا تقاضا ہے کہ خالص عباداتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ کسی غیراللہ کی طرف تمہاری توجہ نہ جائے۔ یعنی اوّل اللہ کی اطاعت، عبادت، فرمانبرداری، تذلل اور اس کی محبت کے سامنے کوئی اور معبود، محبوب، مطلوب اور مطاع نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس طرح خدا کی عبادت کی جاتی ہے، کسی غیراللہ کے احکام و اوامر کی ویسی ہی اطاعت، وہی تعمیل وتعظیم، اسی طرز ونہج پر خوف ورجاء ہرگز نہ ہو۔ ان دومرحلوں کو کامیابی سے طے کرلینے کے بعد اللہ کی محبت ثابت ہوتی اور انسان متقی بنتا ہے اور تمام دکھوں سے محفوظ ہوکر سچی راحتوں کی جنت میں جابستا ہے۔

جس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو وہاں پر ہی تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ جس دل میں اللہ کی محبت ہو خدا اسے کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اسے اپنے تقویٰ سے نوازتا ہے۔ محبت الٰہی پیدا کرنے کا طریق یہ ہے کہ روزانہ صفاتِ الٰہیہ پر غور کرو۔ پھر ان صفات کو اپنے وجود میں پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ ان صفات پر عمل کرو۔ ان صفات کا اظہار اپنے وجود میں دیکھو کہ خدا تعالیٰ کے کس قدر انعامات وافضال ہیں جو آپ کو پہنچ رہے ہیں۔ ان حالات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشکلات ومصائب سے محفوظ رکھا۔ اس طرح محبت الٰہی کا دریا آپ کے دل میں موجزن ہوجائے گا جو مزید نیکیاں پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

☆میانہ روی:

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا کہ معاملات میں میانہ روی بہترین چیز ہے۔ یہ نسخہ بچوں کی بچپن میں ہی تربیت کے لئے بھی اتنا ہی کارگر ہے جتنا باقی امور میں۔ کیونکہ میانہ روی میں ایک حُسن ہوتا ہے اور جب یہی حُسن بچوں کے اقوال وافعال اور عادات میں شامل ہوجائے تو یہی اعلیٰ تربیت ہے۔

پس بچوں کی عادات واطوار اور تربیت میں میانہ روی کا پہلو نمایاں ہونا چاہئے۔ نہ تو اتنی تنگی کرنی چاہئے کہ وہ کسی سے مل ہی نہ سکیں اور نہ ہی اتنی آزادی دینی چاہئے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں اور ان کی کوئی نگہداشت نہ کی جائے۔ اگر بچہ کے متعلق کوئی شکایت ملے تو اس بچہ کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اگر بچہ جھوٹ بولتا ہے یا چوری کرتا ہے یا کوئی اور بدی اس میں ہے تو اسے سرزنش کریں لیکن ایسی سختی بھی نہ ہو کہ بچہ ان سے چھپ کر بدی کرنے لگے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود جو بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے، نے بھی بچوں کو بروقت تنبیہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کیونکہ بچپن میں کی گئی تنبیہ ساری عمر یاد رہتی ہے اور بچوں میں حسنِ آداب کے پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”بچوں کو تنبیہ کردینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم ص10)

☆نیک صحبت:

کہ بچوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (التوبہ:120) اللہ کا حکم ہے۔ تربیتِ اولاد اور نیکیوں کے حصول کے لئے یہ ایک کامیاب نسخہ ہے کہ انسان نیک اور راست باز لوگوں کی مجلس اور صحبت میں رہے جس کے نتیجہ میں وہ نیکی وتقویٰ کی منازل بآسانی طے کرسکتا ہے۔ نیک لوگوں اور بزرگوں سے ملنا ملانا، ان کی باتیں سننا، ان کی نصائح پر عمل کرنا اور ان کی دعاؤں کو حاصل کرنا انسان کو خوش بخت بنادیتا ہے۔

صادقین کی صحبت میں اکسیر کی طرح تاثیر ہے جو ایک نمایاں اور اعلیٰ اثر دکھاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:......اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس تقویٰ کے حصول کا ذریعہ یہ ہے کہ تم صادقوں کی صحبت اختیار کرو (التوبہ:119) صادقوں میں ایک برقی اثر ہوتا ہے جس سے گناہوں کے جراثیم مارے جاتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ صادقوں سے عزت ورحمت کا سلوک کرتا ہے اس لئے صادقوں کے طفیل ان سے تعلق رکھنے والے بھی باریاب ہو جایا کرتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث قدسی میں فرماتے ہیں:......کہ صادقین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی خدا کی رحمتوں سے جھولیاں بھرلیتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ......(التوبہ:119) یعنی اگر تم اپنے اندر تقویٰ کا رنگ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا گر یہی ہے کہ صادقوں کی مجلس اختیار کرو تاکہ تمہارے اندر بھی تقویٰ کا وہی رنگ تمہارے نیک ہمسایہ کے اثر کے ماتحت پیدا ہوجائے جو اس میں پایا جاتا ہے۔“

(تمہاری جماعتوں میں انصاراللہ کی تنظیم ضروری ہے، انوارالعلوم جلد 17 ص 424)

بدصحبت سے بچانا:

نیک صحبت جہاں اچھا اثر دکھاتی ہے وہاں بدصحبت انسان کے اخلاق اور بچوں کی تربیت پر بہت ہی برا اثر ڈالتی ہے۔ بلکہ بڑے بڑے شریف زادوں کی روحانی بربادی کا موجب بنتی ہے۔ اس لئے اپنی اولاد کو بدصحبت سے بچانا ازبس ضروری ہے۔ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”مثل مشہور ہے ”تخم تاثیر صحبت را اثر“ اس کے اول جزو پر کلام ہو تو ہو لیکن دوسرا حصہ ”صحبت را اثر“ ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جانا اور (-) حتیٰ کہ غوث وقطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنا دیکھ چکے ہو۔

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم عزیز احمد صاحب کارکن شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ مریم شرافت صاحبہ بنت مکرم شرافت علی صاحب ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم ننگلی کا نکاح یکم اکتوبر 2014ء کو بیت الناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے مبلغ 11 ہزار یوروحق مہر پر ہمراہ مکرم باسل منصور ملک صاحب ابن مکرم منور احمد ملک صاحب آف ہالینڈ کے ساتھ کیا۔ دلہن مکرم چوہدری برکت علی ننگلی صاحب کی پوتی اور حضرت چوہدری نظام الدین صاحب آف ننگل رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کی نواسی اور حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اسی طرح دلہا مکرم ملک مبارک احمد صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک بشارت احمد صاحب کا نواسہ ہے اور حضرت ملک عبدالصمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بہت برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رشید احمد طاہر صاحب سیکرٹری مال سروبا گارڈن جنرل ہسپتال لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ رشبہ رشید صاحبہ نے لگاتار 4 سال اپنی سکول کلاسز میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری عبدالحمید جٹ صاحب شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم چوہدری احمد دین صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہماری فیملی اور جماعت احمدیہ کیلئے بابرکت فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالمتین جنجوعہ صاحب ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم عطاء الباسط جنجوعہ صاحب اور بہو مکرمہ اسماء باسط صاحبہ مقیم ورجینیا امریکہ کو مورخہ 9/اگست 2014ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام فاطمہ باسط جنجوعہ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم عزیز اللہ ظفر صاحب حلقہ دارالصدر غربی لطیف کی نواسی ہے اور مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم آف ملتان کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد ادریس شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم فضل حق صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سنبل صاحبہ بنت مکرم ارشد محمود صاحب دارالیمن شرقی صادق کے ساتھ مورخہ 16/اکتوبر 2014ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ 17/اکتوبر 2014ء کو دعوت ولیمہ اپنی رہائش گاہ واقع دارالیمن شرقی میں ہوئی۔ جس میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو کامیاب کرے اور دونوں خاندانوں کیلئے خوشی کا باعث بنائے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم ازکم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ خون۔ خدمت خلق ہے

11 ویں سالانہ علمی ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنی 11 ویں سالانہ علمی ریلی 24,25/اکتوبر 2014ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ 24/اکتوبر کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب ایوان ناصر میں منعقد کی گئی۔

تلاوت، عہد اور منظوم کلام کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے افتتاحی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ اس سے قبل مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ صدر مجلس نے حصول علم کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے مختصراً قرآن و حدیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود وخلفاء سلسلہ کے علاوہ خطبات وخطابات امام کے سننے اور سنانے کی طرف توجہ دلائی تا ہر ناصر کے علم کا معیار ایسا ہو کہ مخالفین کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دے سکے اور اولاد کی تربیت کی ذمہ داری احسن طریق سے ادا کرسکے۔ اسی طرح حضور انور کا پیغام احتیاط، دعا، ذاتی نمونہ، حسنِ خلق اور نرمی کے بارہ میں پہنچایا۔

امسال محدود تعداد میں انصار کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی اور 9 مقابلہ جات منعقد ہوئے، مقابلہ تلاوت، حفظ قرآن، تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن، پرچہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، نظم خوانی، دینی معلومات، فی البدیہہ تقریر، بیت بازی، تقریر معیار خاص تمام مقابلہ جات میں ہر ضلع سے منتخب انصار نے شرکت کی۔ البتہ مقابلہ دینی معلومات اور بیت بازی میں ہر ضلع سے 2،2 انصار کی ٹیموں نے حصہ لیا اور مقابلہ تقریر معیار خاص میں ہر علاقہ سے ایک ایک نمائندہ نے شرکت کی جنہوں نے سیرۃ النبیؐ کے مقررہ عناوین پر تقاریر کیں۔

مقابلوں کا معیار بہت عمدہ رہا۔ مثلاً تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن میں اول آنے والے مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب ربوہ نے 99/100 نمبر حاصل کئے۔ نیز پرچہ کتب مسیح موعود میں مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کراچی نے 96/100 نمبر حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی۔

24/اکتوبر کی رات کو ایوان ناصر میں مشاعرہ بھی منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب لاہور نے کی اور سٹیج سیکرٹری مکرم لئیق احمد عابد صاحب تھے۔ دیگر شعراء کے نام حسب ذیل ہیں۔ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب، مکرم عبدالسلام اسلام صاحب، آفتاب احمد اختر صاحب فیصل آباد، مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان، مکرم مجید احمد قریشی صاحب سرگودھا، مکرم فرید احمد ناصر صاحب اور مکرم طاہر عارف صاحب اسلام آباد۔ نیز مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب، مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اور مکرم محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم کا کلام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ مشاعرہ کے موقع پر محدود پیمانے پر خواتین کے لئے سرائے ناصر نمبر 1 میں انتظام تھا۔ شعراء کرام کے ساتھ چند معزز مہمان، خواتین اور ریلی میں شمولیت کرنے والے نمائندگان کی خدمت میں 7:00 بجے عشائیہ پیش کیا گیا۔

25/اکتوبر کو دوپہر پونے دو بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ انہوں نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب کے بعد دعا کرائی۔ جس کے بعد سب حاضرین اور مدعووین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ انعامات میں خصوصی طور پر تیار کردہ شیلڈز، سندات امتیاز اور سلسلہ احمدیہ کی قیمتی کتب شامل تھیں۔

امسال 44 اضلاع کی 136 مجالس سے 185/انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ گزشتہ سال 32 اضلاع سے 208 انصار شامل ہوئے تھے۔

اس ریلی کے منتظم اعلیٰ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ جن کے ساتھ مختلف شعبوں کے منتظمین، نائبین اور معاونین کی ٹیم ہمہ وقت خدمت پر مستعد رہی۔

پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد تمام حاضرین نے بڑی سکرین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست ملاحظہ کیا۔ پروگرام ریلی کی تمام کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ زیریں ہال ایوان ناصر میں بھی دکھائی گئی۔

ہر دو روز صبح نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نمازوں کا انتظام ایوان محمود اور سرائے مسرور میں کیا گیا تھا۔ مہمانوں کی رہائش دفتر انصار اللہ کے گیسٹ ہاؤس، گیسٹ ہاؤس وقف جدید و خدام الاحمدیہ اور سرائے مسرور میں تھی۔ جبکہ کھانا کھانے کا انتظام دفتر انصار اللہ پاکستان کے سبزہ زار میں کیا گیا۔

امسال بہترین ناصر مکرم جمیل احمد بٹ صاحب ضلع کراچی رہے اور بہترین ضلع ربوہ قرار پایا۔

FEVER POWDER

بفضل خدا ملیریا بخار میں خصوصاً اور عام بخار میں عموماً فائدہ مند۔ قیمت 20 روپے صرف

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

ونڈ انرجی اور دنیا کے اہم ونڈ فارمز

ہوا سے بجلی (Wind Energy) پیدا کرنے کے طریقے توانائی کے متبادل دیگر ذرائع سے نسبتاً ارزاں اور کم وقت میں نتائج دینے کے اہل ہیں۔

ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے طریقے

ہوائی طاقت سے بجلی پیدا کرنے کے دو بنیادی طریقے رائج ہیں، جن میں زیادہ اہم سمندر کے پانی سے بجلی پیدا کرنے کا طریقہ ہے۔ سمندر کے حوالے سے ہوائی چکیوں یا ٹربائن سے بجلی بنانے کے بھی دو طریقے رائج ہیں، جن میں ایک ذریعہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ یا پھر سمندر کے اندر کچھ فاصلے پر ہواؤں کی قدرتی گزرگاہوں کے راستے میں تعمیر کی گئی ہوائی چکیاں ہیں، جن سے بجلی بنائی جاتی ہے۔ سمندر ہی کے حوالے سے دوسرے رائج طریقے میں گہرے سمندر میں لہروں پر ڈولتے ہوئے آبی بیڑوں پر ایستادہ گھومتی ہوائی چکیوں یا ٹربائن سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ ان ہوائی چکیوں کے ونڈ فارمز کو ''آف شور ونڈ فارمز'' کہا جاتا ہے۔

ہوائی ٹربائن سے بجلی پیدا کرنے کے دوسرے بنیادی اور اہم طریقے میں خشکی کے ایسے زمینی ٹکڑے پر ٹربائن یا پون چکیوں کی تعمیر شامل ہے، جہاں تیز ہواؤں کا سالہا سال گزر رہتا ہو۔ ان ہوائی چکیوں کے ونڈ فارمز کو ''آن شور ونڈ فارمز'' کہا جاتا ہے۔

جو ہوائی چکیاں زمین سے پانی کھینچ کر نکالنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں انہیں ''پن چکی'' کہا جاتا ہے، جبکہ ہوا کی قوت سے بجلی بنانے والی ہوائی چکیوں کو ''پون چکی'' کہا جاتا ہے۔

اہم ونڈ فارمز

خشکی (آن شور) اور سمندر (آف شور) میں بنائے گئے ونڈ فارمز کی بجلی کی پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے اگر ہم دنیا کے اہم ترین ونڈ فارمز پر نظر ڈالیں تو واضح ہوتا ہے کہ اس حوالے سے امریکا سرفہرست ہے اور دس اہم ترین ونڈ فارمز میں سے آٹھ ونڈ فارمز امریکی سرزمین پر واقع ہیں۔

آلٹا ونڈ انرجی سینٹر

امریکی ریاست کیلی فورنیا کی کاؤنٹی ''کیرن'' کے نواح میں ''تی ہیکا پائی'' پہاڑی کے دامن میں تعمیر کیا گیا یہ ونڈ فارم اپنی پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ونڈ فارم ہے، جو مکمل کام کرنے کی صورت میں ایک ہزار بیس میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش رکھتا ہے۔ اس پورے ونڈ فارم میں گیارہ یونٹ سرگرم عمل ہیں، جن میں مجموعی طور پر پانچ سو چھیاسی پون چکیاں متحرک ہیں، جو سطح سمندر سے تین ہزار سے چھ ہزار فٹ تک کی بلندی پر مصروف کار ہیں۔

شیفرڈز فلیٹ ونڈ فارم

خشکی پر تعمیر کیا گیا یہ ونڈ فارم آٹھ سو پینتالیس میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ امریکی ریاست ''اوریگن'' میں ''گلیام'' اور ''مورو'' کاؤنٹیز کے درمیان تیس مربع میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس ونڈ فارم میں مجموعی طور پر تین سو اڑتیس پون چکیاں لگائی گئی ہیں۔ اس ونڈ فارم سے لگ بھگ دو لاکھ پینتیس ہزار گھرانوں کو بجلی فراہم کی جاتی ہے۔

روسکو ونڈ فارم

781.5 میگاواٹ بجلی بنانے کی صلاحیت رکھنے والا یہ ونڈ فارم امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر روسکو کے نواحی علاقے ابائیلین کے جنوب مغرب میں پینتالیس میل کی دوری پر خشکی میں تعمیر کیا گیا ہے۔ روسکو ونڈ فارم میں چھ سو چونتیس پون چکیاں ہیں جو قرب وجوار میں بجلی کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں۔

ہارس ہولو ونڈ انرجی سینٹر

یہ ونڈ فارم جسے انرجی سنٹر بھی کہا جاتا ہے، امریکی ریاست ٹیکساس ہی میں واقع ہے۔ ریاست کی ''ٹیلر'' اور ''نولان'، کاؤنٹیز کے درمیان تعمیر کیا گیا۔ مجموعی طور پر سینتالیس ایکڑ رقبے پر پھیلے ہوئے اس ونڈ فارم کی پیداواری صلاحیت سات سو پینتیس اعشاریہ پانچ میگاواٹ ہے، جو ٹیکساس کے ایک لاکھ اسی ہزار گھروں کی بجلی کی ضروریات پوری کرتی ہے۔ مجموعی طور پر چار سو اکیس پون چکیاں کام کر رہی ہیں۔

کیپری کورن رج ونڈ فارم

یہ ونڈ فارم بھی امریکی ریاست ٹیکساس میں ہے۔ 2007ء میں شروع کیا جانے والا ونڈ فارم مجموعی طور پر 662.5 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

کیپری کورن رج ونڈ فارم میں مجموعی طور پر چار سو سات پون چکیاں لگائی گئی ہیں، جن میں ہر پون چکی کی اونچائی دو ساٹھ فٹ ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی بجلی سے مجموعی طور پر دو لاکھ بیس ہزار گھرانے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

دی لندن ایرے

لندن ایرے ونڈ فارم اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس کا مقام خشکی کے بجائے آبی ہے۔ دریائے ٹیمز کے بیرونی حصے میں ''کینٹ'' اور ''ایسکیس'' کاؤنٹی کے ساحلوں سے بیس کلومیٹر اندر تعمیر کیا جانے والا یہ ونڈ فارم انسانی ہمت اور جرأت کا بھرپور اظہار بھی ہے، جو 650 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لندن ایرے ونڈ فارم میں ایک سو پچھتر پون چکیاں ہیں، جو سطح سمندر سے ستاسی میٹر بلند ہیں، جب کہ پون چکیوں کی پنکھڑیوں کا گھماؤ ایک سو بیس میٹر پر محیط ہے۔

فین تین لی کو جیا لیک ونڈ فارم

براعظم یورپ میں خشکی پر بنائے گئے ونڈ فارمز میں ''فین تین لی کو جیا لیک ونڈ فارم اول نمبر پر فائز ہے۔ رومانیہ کے صوبے ''دوبروجا'' میں بحیرہ اسود کے مغرب میں سترہ کلومیٹر کی دوری پر واقع یہ ونڈ فارم 2700 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس ونڈ فارم میں دو سو چالیس پون چکیاں لگائی گئیں۔ ہر پون چکی پنکھڑیوں کے گھماؤ کا قطر 90 میٹر پر محیط ہے۔

فاؤلر رج ونڈ فارم

امریکی ریاست انڈیانا کی ''بین ٹون'' کاؤنٹی تعمیر کئے گئے اس ونڈ فارم کی مجموعی پیداوار 599 میگاواٹ ہے۔ یہ ونڈ فارم 2008ء میں پچاس ہزار ایکڑ رقبے پر بنایا گیا ہے۔ دو لاکھ سے زائد درمیانے درجے کے گھروں میں بجلی کی فراہمی یقینی بنانے والا یہ پروجیکٹ تین سو پچانوے پون چکیوں سے آراستہ ہے، جن کی سطح سمندر سے زیادہ سے زیادہ اونچائی آٹھ سو بیس فٹ تک ہے۔

سوئٹ واٹر ونڈ فارم

پانچ سو پچاسی میگاواٹ کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والا یہ ونڈ فارم بھی امریکا کی ریاست ٹیکساس میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ''نولان'' کاؤنٹی میں تخلیق کئے جانے والے اس ونڈ فارم میں مجموعی طور پر تین سو بانوے پون چکیاں لگائی گئی ہیں۔

بفلو گیپ ونڈ فارم

ریاست ٹیکساس سے تیس کلومیٹر کی دوری پر جنوب مغربی سمت میں ''ابی لین'' کاؤنٹی واقع ہے، جہاں پر 523 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے والا بفلو گیپ ونڈ فارم تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ونڈ فارم سے پیدا کی جانے والی بجلی ٹیکساس کی کمپنی ڈائریکٹ انرجی ٹیکساس کو فروخت کی جاتی ہے۔ پورے ونڈ فارم میں دو سو چھیانوے پون چکیاں ہیں۔

(ایکسپریس سنڈے میگزین 20 جولائی 2014ء)

تعطیل

مورخہ 3 اور 4 نومبر 2014ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ حضرات اور قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم نومبر

طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	11:51
غروب آفتاب	5:22

درخواست دعا

مکرمہ کوثر پروین صاحبہ طاہر آباد ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ میری والدہ مکرمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رمضان بھٹہ صاحب سمن آباد لاہور امراض قلب کی وجہ سے واپڈا ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اپنا آپٹیکل سنٹر (اپنا چشمہ سنٹر والے)
کالج روڈ نزد اقصیٰ مارکیٹ۔ اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائیٹر: میاں سہیل احمد
0345-7963067
0336-7963067

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

وردہ فیبرکس
(سب رنگ آپ کے)
کھدر ہی کھدر، کاٹن، لیلن، وول کھدر، بوتیک شرٹس
تمام ورائٹی انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 92-321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorintl.com

FR-10

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل